بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۶ امان ۱۳۴۷ ہش ۶ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۶ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۴۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کر لینے کے بعد جہاں تک طاقت ہے صالح بننے کی پوری پوری کوشش کرو

عورتوں کو نماز روزہ کی تاکید کرتے رہو اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تلقین کرو

"بیعت کے معنی ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اسے اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک تو یہ ہوگی تو وہ قبول کرے گا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو۔ . . . . اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو غافل نہ ہو۔ اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا تعالےٰ کیا چاہتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۵ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ مکرم اے ایچ۔ ایس۔ آدینہ اور مکرم آئی۔ آئی اجالہ آف نائیجیریا۔ مکرم مولوی روشن دین صاحب مبلغ کینیا اور مکرم رحیم بخش صاحب آف فجی چاروں اصحاب حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو ارکان حج پورے طور پر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور وہ حج کی جملہ برکات سے مستفیض ہوں۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

○ مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ کی اہلیہ اور بچے ۴ مارچ ۱۹۶۸ء کو لاہور سے امریکہ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ اپنی منزل مقصود پر بخیر و عافیت پہنچیں آمین (وکالت تبشیر)

○ گیمبیا سے اطلاع ملی ہے کہ برادرم ابراہیم آلیو صاحب جو وہاں ایک بحری جہاز کے کیپٹن ہیں آج کل بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (وکالت تبشیر ربوہ)

○ ماہنامہ انصار اللہ بابت فروری ۱۹۶۸ء بعض وجوہ کی بنا پر بروقت شائع نہیں ہو سکا لہٰذا فروری مارچ کا پرچہ اکٹھا شائع کیا گیا ہے اور ۱۰ مارچ کو تمام خریداران احباب کو روانہ کیا گیا (منیجر ماہنامہ انصار اللہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں وصول ہونے والے عطیات

وسط دسمبر ۱۹۶۷ء سے وسط فروری ۱۹۶۸ء تک ۱½ لاکھ سے زائد وصولی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کے خطبہ میں احباب جماعت اور مخلصین سلسلہ کو خصوصی طور پر توجہ دلائی تھی کہ دوسرے سال کی وصولی متوقع رفتار سے نہیں ہو رہی۔ فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ۳۰ جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہوتا ہے۔ اور اب اس میں چند ماہ باقی ہیں۔ احباب کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس عرصہ میں اپنے بقیہ وعدہ کا ⅗ حصہ ضرور ادا کر دیں۔

۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء تک کل وصولی ۱۴،۶۷،۷۵۳ روپے جائداد شامل کر کے تھی۔ اس کے بعد ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء تک یعنی دو ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے۔ اس کی میزان ۱،۵۳،۴۸۰ روپے ہے۔ ان دو ماہ کی وصول شدہ رقم کو شامل کر کے اس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن کی کل وصولی مع جائداد کی قیمت کے ۱۶،۲۱،۲۳۳ روپے ہوتی ہے جون ۱۹۶۸ء تک کم از کم آٹھ لاکھ مزید وصولی ہو تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل ہوتی ہے

جملہ امراء کرام و مربیان سلسلہ انسپکٹران جماعت و سکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے ارشاد کی طرف احباب کو خصوصی طور پر توجہ دلائیں۔ اور وصولی کے لئے خاص جد و جہد فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۸ء

دُنیا میں ایک نذیر آیا ....

(۲)

اس کی وجہ کیا ہے کہ مغربی لوگ جو سائنس اور دوسرے علوم میں عقلی معجزے دکھا رہے ہیں۔ نجی زندگی میں محض جذبات کے غلام بن گئے ہیں۔ اس کی وجہ بظاہر ہمیں معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی عقل بس علوم و فنون ہی میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور جب عقل تھک جاتی ہے تو بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

کہہ کر یہ لوگ جب تھک کر تفریح کی طرف آتے ہیں۔ تو عقل کو لیبارٹریوں میں مقید کر آتے ہیں۔ اور عام معاشرہ میں استعمال کے لئے ان کے پاس صرف نفس امارہ کے جذباتی ذخیرے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ جذبات کا طوفان ان کے دماغوں کو ماؤف کر دیتا ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی عوام بھی اندھے ہو جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ نکل رہا ہے جس سے خود فرمانِ فرنگ بھی چونک اٹھے ہیں۔

الغرض مادہ پرستی کی وجہ سے جو آزادی نفس امارہ کو مل گئی ہے۔ اس نے نفس لوامہ کو اور بھی کمزور کر دیا ہے۔ اور اس کا اثر صفر کے درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ گویا انسان کو جو عقل ملی ہے۔ وہ بھی نفس امارہ کی غلام بن گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ انسان اسفل سافلین میں گر جائے گا۔ اور اگر ایٹم بموں اور دیگر ہلاکت کے سامانوں سے دنیا تباہ نہ بھی ہوئی تو وہ حیوانوں کی بستی ضرور بن جائے گی۔ اور یہ تباہی مادی تباہی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے جنت تو کیا اعراف بھی نہیں۔ بلکہ دوزخ کا نمونہ بن جائے گی۔ اور انسان ایک دوسرے کے خوف سے سسک سسک کر زندگی بسر کریں گے۔ اور لا یموت فیھا ولا یحیٰ کی صورت بن جائے گی۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی زندگی مادی ہلاکت سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوگی۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ جس نے یہ سلسلہ کائنات بنایا ہے اور اس میں انسان جیسی ہستی خلق کی ہے۔ وہ دنیا کو اس طرح دوزخ میں تبدیل ہو جانا پسند نہیں کرے گا۔ اور یقیناً ایسے سامان کرے گا۔ کہ دنیا اس مصیبت سے بچ جائے۔ اور لوگ تائب ہو کر اللہ تعالےٰ کی طرف مائل ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ وہ دنیا کو اس بد انجام سے متنبہ کرے۔ جیسا کہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر فرمایا ہے۔

"میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں۔ جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرو خدا کے بھیجا گیا۔ جس کی روح ہیرودیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے۔ دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ ۲۳

قطعات

شیخ شد فرزانہ و دیوانہ من
رقصاں او در شہر و در ویرانہ من
یک نگاہِ مست بر من کرد و من
بادہ من پیمانہ من ۔ خم خانہ من

خود را ز بندِ شیخ حرم واگستہ ایم
ما با ادائے دیگرے احرام بستہ ایم
از ما پناہِ طوفاں و طوفاں پناہِ ما
کشتی بہ پیچِ موجۂ گرداب بستہ ایم

تنویر

۲۳ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا۔ اور وہ مثیل مسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم پا کر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو مسیح اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی۔ یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا۔ اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا۔ جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے۔ اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا۔ جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے۔ تا خدا تعالےٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے۔ مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جو انکی غلطی ان پر ظاہر کر دیگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں۔ خدا تعالےٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالےٰ کی مدد اترے گی۔" (فتح اسلام ص ۱۲ تا ۱۳)

خطبہ عید الاضحیہ

ہم یہ عید اس بات کے اظہار کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا خدا زندہ ہے اور ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں

آؤ ہم نئی روح کے ساتھ اٹھیں اور کوشش کریں کہ ابراہیمی نسل اور بھی پھیلے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ

(مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ عید جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ یعنی

قربانی کی عید

اور قربانی کی عید کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو اس کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عید جو قربانی کے نتیجہ میں منائی جاتی ہے۔ اور دوسرے وہ عید جس کے نتیجہ میں قربانی کی جاتی ہے۔ اضافت دونوں قسم کے معنوں پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس جملہ میں یہ لفظ دونوں قسم کی حیثیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ کسی بڑی قربانی کی توفیق پانے پر ہی عید حاصل ہوتی ہے۔ اور خوشی حاصل ہونے کے شکریہ میں بھی قربانی کی جاتی ہے۔ یہ عید اس یادگار میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اگر اپنے بیٹے کی قربانی کی تو ہمیں کس بات کی خوشی ہے۔ قربانی کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور قربان ہونے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ ہم اس بات پر کسی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے توفیق بخشی۔ اور آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس کی خاطر قربان کر دیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے زمانہ میں ایک لمبا فاصلہ ہے۔ اور اتنے لمبے عرصہ تک اس واقعہ کی یاد کو تازہ رکھنا کوئی معقول بات نہیں کہلا سکتی۔

دوسرے ہم

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی اس قربانی پر اس لئے بھی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے کہ آپ ایمان اور تقوےٰ میں بہر حال ہم سے زیادہ تھے۔ اور ہم یہ شبہ نہیں کر سکتے کہ شاید وہ یہ قربانی نہ کرتے یا ان کے قدم ڈگمگا جاتے۔ شکر ہے ایسا نہیں ہوا۔ اس طرح تو یہ عید عید نہیں۔ بلکہ شک تذبذب اور بے ایمانی سے بچنے پر اظہار خوشی ہے۔ کیا ہم اس وجہ سے عید مناتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کے مقابلہ میں خوب ڈٹے رہے۔ یا کیا ہم اس بات کی عید منایا کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم نے جب آپ کو دنیاوی لالچ دیا تو آپ ان کے لالچ میں نہ آئے۔ اور اپنے مقصد کے پورا کرنے میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یا کیا ہم اس لئے عید مناتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے پے در پے اپنی اولادوں کو خدا تعالےٰ کی خاطر قربان کیا بلکہ خود اپنی جانوں کے دینے میں بھی دریغ نہ کیا۔ پس نہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں سے زیادہ ہیں کہ ہم ان کی خاطر عید مناتے ہیں۔ اور نہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایمان اور تقوےٰ پر کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید خدا تعالےٰ کی خاطر آپ اپنے بیٹے کو قربان نہ کرتے۔ مگر چونکہ آپ نے ایسا کر دیا اس لئے ہم خوش ہیں۔ کیا ہم آپ کے مقام کو اپنے مقام سے ادنےٰ سمجھتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں خدا تعالےٰ کا فضل ہو گیا کہ آپ کا قدم نہ ڈگمگایا۔ پس یہ بات غلط ہے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی وجہ سے یہ عید مناتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں تو ضرور اس کی کوئی اور وجہ ہے۔ اس عید کا منانا اور پھر ساری دنیا میں اس عید کا منایا جانا کسی خدائی فعل کی وجہ سے ہے۔ اور خدائی فعل کی کوئی معقول وجہ ہونی چاہیئے۔ اسلام سے پہلے بھی تو عرب میں عید منائی جاتی تھی۔ درحقیقت یہ حج کا ہی ایک حصہ ہے۔ لوگ حج کرنے کے بعد خوشی مناتے تھے۔ پھر اسلام کے زمانے سے یہ عید ساری دنیا میں منائی جانے لگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر

وہ کیا وجہ ہے

جس کی وجہ سے یہ عید ساری دنیا کے لئے کر دی گئی۔ اور صرف ہم ہی یہ عید نہیں مناتے بلکہ ساری دنیا میں یہ عید منائی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بات یقیناً نہیں کہ یہ عید ہم اس لئے مناتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی بے ایمانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی ہم اس لئے عید مناتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کی۔ محض حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو قربان کر دینا کیا ہمارے لئے خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو چار ہزار سال پہلے گزرا ہے ایک ایسا شخص جس کے ساتھ نہ ہمیں کوئی جسمانی رشتہ ہے اور نہ سیاسی۔ پھر اس کے ساتھ ہمیں کوئی تمدنی رشتہ بھی نہیں۔ پھر اس کے اور ہمارے درمیان ایک ایسا راہبر آجاتا ہے جس کی عزت ہمارے دلوں میں اس سے زیادہ ہے جو خاتم النبیینؐ ہے جو سید ولد آدم ہے۔ بلکہ جو سید الانبیاءؑ ہے۔ پس گو وہ ایک قربانی کرتا ہے بیشک وہ بہت بڑی قربانی ہے۔ لیکن ہم اس قربانی کی وجہ سے عید کیوں منائیں۔ پھر کیا ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت میں اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی نہ کرتے۔ ہم شکر کرتے ہیں کہ ان کو ٹھوکر نہ لگی؟ یہ بات بالبداہت غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کے پایہ کے آدمی کو ٹھوکر لگ ہی نہ سکتی تھی۔ ابو الانبیاء کا مقام یقیناً ٹھوکروں سے بہت اونچا تھا۔ غرض ہماری اس عید کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا یہ کہ ہم اس لئے عید مناتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور انہوں نے اسے ذبح کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور یا ہم اس لئے عید مناتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی ایسی بات نہیں جس کا براہ راست ہم سے تعلق ہو۔ یا اس کے واقع ہونے پر ہمیں خوشی کا حق پہنچتا ہو۔ یا جو اتنی اہم ہو کہ اس کی مثال دوسرے انبیاءؑ میں نہ پائی جاتی ہو

اس واقعہ پر ہمارا خوشی منانا ایسا ہی مضحکہ خیز ہے جیسے مثلاً چنیوٹ یا احمد نگر میں کسی عام شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو اور صوبہ بمبئی کا گورنر اس کی خوشی میں صوبہ بھر میں چھٹی کا اعلان کر دے۔ کیا کوئی شخص اس گورنر کو عقلمند قرار دے گا۔ اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ کے بچائے جانے کا واقعہ ہے۔ ہم اس امر پر بھی خوشی نہیں منا سکتے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو قربانی کے اثرات سے بچا لیا۔ کیونکہ اس نے صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ہی نہیں بچایا بلکہ ان کے علاوہ لاکھوں دوسرے اولیاء کو بھی بچایا ہے۔ ہر صحابیؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا اور آپؐ کے ساتھ لڑائیوں میں شامل ہوا کیا اس کی جان معجزانہ طور پر نہیں بچی۔ چنانچہ

خالد بن ولیدؓ

جب وفات پانے لگے تو آپ رو پڑے۔ اُن سے اُن کے ایک دوست نے کہا۔ آپ روتے کیوں ہیں۔ خدا تعالےٰ کے رستہ میں قربانی کرنے کی آپ کو غیر معمولی توفیق ملی ہے اسلئے جب آپ خدا تعالےٰ کے پاس جائیں گے تو انعام پائیں گے۔ خالدؓ نے کہا۔ یہ بات نہیں تم ذرا میرے پاؤں سے پاجامہ اٹھا کر تو دیکھو۔ کیا وہاں کوئی ایسا حصہ ہے جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ پھر دوسرے پاؤں سے پاجامہ اٹھا کر دیکھو۔ ہاتھوں پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ پیٹھ کو ننگا کر کے دیکھو۔ میرا سینہ دیکھو۔ غرض سارا جسم دکھانے کے بعد کہا میرے دوست کیا میرے جسم پر کوئی انچ بھر بھی ایسی جگہ باقی ہے جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ خالدؓ یہ بیان کرنے کے بعد پھر رو پڑے اور کہا میں نے خدا تعالےٰ کے رستہ میں شہادت پانے کے لئے اپنے آپ کو ہر قسم کے خطرات میں ڈالا۔ چنانچہ تم نے دیکھ ہی لیا ہے کہ میرے جسم پر کوئی ایسی جگہ باقی نہیں جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ لیکن باوجود کوشش کے میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا اور شہادت نصیب نہ ہوئی۔ اور آج پلنگ پر مر رہا ہوں۔ خالدؓ نے ادب کی وجہ سے اس طرح بچ جانے کے اور معنے لئے۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید میں بدقسمت ہوں کہ مجھے باوجود کوشش کے شہادت کا رتبہ نہ مل سکا۔ لیکن ان کے دوست کی جگہ اگر میں ہوتا تو یہ کہتا کہ خالدؓ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کی جان تو خدا تعالےٰ نے ایک دفعہ بچائی لیکن تمہیں خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے ہزاروں دفعہ موت سے بچایا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بہت سے ایسے واقعات پیش آئے ہیں جبکہ خدا تعالےٰ کی خاطر آپؐ نے قربانی کی۔ اور آپ کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی کم نہ تھی بلکہ زیادہ تھی۔ پس سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی سے زیادہ تھی۔ تو پھر آپؐ کی قربانی کی وجہ سے ہم کیوں عید نہیں مناتے۔ بے شک عید الفطر محمدی عید ہے۔ اسلام سے قبل یہ عید عربوں میں نہیں منائی جاتی تھی۔ عربوں میں صرف عید الاضحیہ رائج تھی۔ لیکن یہ عید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی قربانی کی خوشی میں نہیں منائی جاتی۔ حالانکہ آپؐ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم نہیں تھے اس لئے ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ ایسا کیوں ہوا۔ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک قربانی کی وجہ سے تو عید مناتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی قربانی کی وجہ سے عید نہیں مناتے۔ لازماً ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اگر مسلمان عید مناتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شامل ہوں۔ ورنہ آپ کی قربانی ایثار اور جو کام آپ نے کیا۔ اور جو عملی نمونہ آپ نے دکھایا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم نہیں تھا بلکہ بہت زیادہ تھا۔ آج

اس سوال کا جواب

میں دیتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی وجہ سے ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں اور ہمارے اس عید کے منانے پر وہ شبہات کس طرح وارد نہیں ہوتے جو میں نے وارد کئے ہیں۔ اسی شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کہا۔ اے ابراہیم تو اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر (ہمارے نزدیک اکلوتے بیٹے سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں عیسائیوں کے نزدیک حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کا اپنے بیٹے سے ذکر کیا اور اسے راضی پا کر ساتھ لے گئے۔ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور الٹا لٹا دیا۔ اور چھری نکالی تا اسے خدائی حکم کے مطابق ذبح کریں۔ لیکن بجائے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک دُنبہ ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور انہوں نے اسے ذبح کر دیا۔ اس طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بچ گئے۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھایا یا بقول بائیبل حضرت اسحٰق علیہ السلام نے قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ تو اللہ تعالےٰ نے کہا اے ابراہیم تُو نے میری خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کیا۔ دیکھ میں تیری ذریّت کو بڑھاؤں گا اور اسے پھیلاؤں گا۔ جیسے ستارے نہیں گنے جا سکتے اسیطرح تیری ذریّت بھی نہیں گنی جا سکے گی۔ پھیلنے کے معنے غالب طور پر پھیلنے کے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی کا ایک بیٹا امریکہ چلا جائے۔ ایک افریقہ چلا جائے تو کہیں کہ اس کی نسل پھیل گئی۔ پھیلنے کے تو یہ معنے ہوا کرتے ہیں کہ وہ قوم غلبہ یا بمنزلہ غلبہ حیثیت رکھتی ہو اور یہ ظاہر ہے کہ ابراہیمی نسل حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ذریعہ تمام دنیا میں نہیں پھیل سکتی تھی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جن کی طرف "اکلوتا بیٹا" کے الفاظ اشارہ کرتے ہیں ان کی نسل بھی تمام دنیا میں نہیں پھیل سکتی تھی۔ عملاً بھی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل عرب میں ہی محدود رہی۔ اس کے پھیلنے کا وقت تب آیا جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا۔ مجھے سیاہ و سفید، سُرخ اور زرد سب ہی کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے عربوں کی طرف بھی مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے عجمیوں کی طرف بھی مبعوث کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اے محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تُو کہدے انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں خواہ وہ کسی ملک کے ہوں۔ خواہ وہ کوئی زبان بولتے ہوں۔ تمام روئے زمین پر بسنے والوں کی طرف مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے جو تمام دنیا سے منقطع تھا۔ وہ تمدّن کے لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ وہ علمی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ وہ سیاسی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ ایسے کمزور ترین ملک میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کمزور ترین انسان تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو پہلے اس ملک پر غلبہ عطا فرمایا۔ پھر

پیشگوئی کے مطابق

آپؐ کو ابیض و اسود۔ احمر و اصفر سب میں ہی قبولیت بخشی گئی ہے۔ آپ کا دین مختلف قوموں میں پھیلنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ چین میں کروڑوں مسلمان ہیں۔ انڈونیشیا میں نوّے فیصدی مسلمان ہیں۔ انڈین یونین میں پچیس تیس فی صدی مسلمان ہیں۔ پھر افغانستان۔ ایران۔ برما۔ شام۔ فلسطین۔ ایبے سینیا۔ وسطی افریقہ۔ شمالی و جنوبی افریقہ۔ مغربی و مشرقی افریقہ۔ امریکہ۔ ایشیا اور یورپ کے بہت سے علاقوں میں لاکھوں کروڑوں مسلمان پائے جاتے ہیں۔ پس آج ایک مسلمان اگر عید الاضحیہ مناتا ہے تو اس لئے نہیں کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بچا لیا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بے ایمانی کا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور الٰہی حکم کے مطابق وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ بلکہ مسلمان جب عید کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی کہ ستارے گنے جا سکیں گے لیکن تیری اولاد نہیں گنی جا سکے گی پوری ہو گئی ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ پیشگوئی دراصل محمدی پیشگوئی تھی اور ابراہیمی نسل کے پھیلنے کا وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا زمانہ تھا۔ پس یہ عید بے شک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے۔ لیکن یہ اس بات کی شہادت ہے کہ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خدا تعالےٰ کا جو کلام نازل ہوا تھا وہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت

کے متعلق تھا اور آپؐ ہی کے ذریعہ پُورا ہوا۔ اس عید کے ذریعہ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اب ابراہیمی نسل وہ نہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے نطفہ سے پیدا ہوئی۔ بلکہ ابراہیمی نسل وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آج ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں تا اس بات کا اعلان کریں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں اور اُن پر نازل شدہ خدا تعالےٰ کے کلام کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہم آج جمع ہو کر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ کلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مکہ میں بھی نہیں بلکہ فلسطین کے جنوب اور عرب کے شمالی حصہ میں ایک ریگستان اور کم آبادی والی جگہ میں نازل ہوا۔ اور ایک ایسے شخص پر نازل ہوا جو اپنی قوم اور ملک سے نکال دیا گیا تھا۔ جس کی ساری مالی حیثیت چند گائے اور بکریاں تھیں۔ اور افراد کے لحاظ سے

اس کا خاندان اُس کے ایک بھتیجے کو ملا کر پندرہ بیس افراد پر مشتمل تھا۔ وہ جب اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہوا تو خدا تعالیٰ نے کہا میں تیری اولاد کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا اور تیری نسل کو اس قدر ترقی دوں گا کہ ستارے گنے جاسکیں گے مگر تیری اولاد نہیں گنی جاسکے گی۔ یہ بات حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق ہی کہی گئی تھی جس کی نسل کے پھیلنے کے ذرائع موجود نہیں تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل بھی دنیا میں پھیلی لیکن ان کے پاس طاقت تھی جس کے زور پر وہ پھیلی۔ یہودیوں کو ابتداء میں ہی حکومت مل گئی تھی لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل عرب میں ہی محدود رہی۔ اور تہذیب اور ان قوتوں سے جن سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں منقطع رہی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی اسمٰعیل میں پھر

دینی روح

پیدا ہوئی۔ وہ دنیوی طاقت کی وجہ سے نہیں دینی طاقت کے زور پر دنیا میں پھیلے۔ جہاں جہاں بنی اسرائیل پھیلے ہیں دنیوی طاقت کے زور سے پھیلے ہیں اور ان کا پھیلنا نسلی لحاظ سے پھیلنا کہلا سکتا ہے۔ لیکن یہ پھیلنا کوئی پھیلنا نہیں۔ کیونکہ آخر ہر قوم کے بیٹے ہوتے ہیں اور وہ کچھ نہ کچھ پھیلتی ہے۔ ہاں غیر قوموں کے بیٹوں کو چھین کر لے آنا اور اپنی نسل بنا لینا ایک نشان ہوتا ہے اس لئے یہ پیشگوئی بنی اسحٰق کے حق میں پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ نسلی لحاظ سے پھیلے ہیں لیکن اس کے مقابل پر بنی اسمٰعیل بھی دنیا میں پھیلے ہیں مگر انہوں نے جو ترقی کی ہے وہ اس طرح کی ہے کہ اُن میں سے زیادہ تعداد دوسروں کے گھروں سے چھین کر لائی گئی ہے۔ ہم مغل ہیں کیا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صُلبی اولاد ہیں۔ ہم جب اپنے بزرگوں باتو خان اور قبلائی خان کا نام لیتے ہیں تو اُن کے لئے کچھ نہ کچھ اعزاز کا جذبہ ہمارے اندر ضرور پیدا ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے اچھی حکومتیں کی ہیں۔ لیکن چنگیز خان اور ہلاکو خان وغیرہ کا نام آنے پر جذبۂ نفرت پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی ہماری قوم سے تعلق رکھتے تھے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر جو جذبہ اکرام پیدا ہوتا ہے۔ اور آپ کے ذکر سے جو گدگدی ہمارے دلوں میں ہوتی ہے وہ اپنے آباؤ اجداد کے ذکر پر نہیں ہوتی۔ ہمیں روحانی طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم اتفاقی طور پر مغلوں کے ہاں پیدا ہو گئے ہیں ورنہ ہم ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مغل ہمیں چرا کر لے گئے تھے۔ اسی طرح ہر قوم کا مسلمان خواہ وہ جاٹ ہو یا راجپوت مغل ہو یا پٹھان۔ یوروپین ہو یا ایرانی بلکہ خواہ وہ یہودیوں میں سے ہی کیوں نہ آیا ہو اسے اپنے آباؤ اجداد کے ذکر پر وہ جوش نہیں آتا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر آتا ہے۔ پس درحقیقت یہ کہنا چاہیئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل دنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ دوسرے لوگوں نے اپنی اولادیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر میں پھینک دیں اور وہ ان کی اولادیں نہ رہیں بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی روحانی اولادیں بن گئیں۔ لیکن یہ ہوا کس کے ذریعہ۔ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ پس جب ہم عید مناتے ہیں تو اس پرانے واقعہ کی وجہ سے نہیں مناتے بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے مناتے ہیں کہ

ہمارا خدا زندہ ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اور ہم جو آپ کی روحانی اولاد ہیں زندہ ہیں۔ ہم اس موقع پر جمع ہو کر اور اپنے آپ کو ابراہیمی اولاد کے طور پر پیش کر کے دنیا سے کہتے ہیں کہ دیکھو ستارے گنے جاسکتے ہیں مگر ابراہیمی نسل نہیں گنی جاسکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے فلسطین کے جنوب میں واقع ایک ریگستان میں ایک ایسے شخص پر جس کی کُل جائیداد چند بکریاں اور چند گائیں تھیں۔ اس کا خاندان پندرہ بیس افراد پر مشتمل تھا۔ خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوا کہ جو چار ہزار سال کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شاندار رنگ میں پورا ہوا۔ ہم آج ربوہ میں جو سینکڑوں سال تک جہاں تک اس جگہ کی تاریخ بتاتی ہے آباد نہیں ہوا۔ جہاں پانی بھی مشکل سے ملتا تھا جمع ہوئے ہیں اور اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ جو بات آج سے چار ہزار سال قبل خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہی تھی وہ ہمارے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اسمٰعیل اور ابراہیم کی اولاد ہیں۔ اور عرب سے ہزاروں میل دُور غیر زبانیں بولتے ہوئے ایک اور وادی غیر ذی زرع میں اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا اور ستاروں کا گننا ممکن ہوگا مگر تیری اولاد کا گننا ممکن نہ ہوگا۔ ہماری طرح اور لاکھوں جگہ پر مسلمان جمع ہو کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ کلام کہ میں تیری نسل کو بڑھاؤں گا اور اتنا بڑھاؤں گا کہ تارے گنے جاسکیں گے مگر تیری نسل گنی نہیں جاسکے گی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شان دار طور پر پورا ہوا ہے۔ سو ہم یہاں اس لئے جمع نہیں ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کے مطابق اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ ہم اس لئے یہاں جمع نہیں ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کمزوری ایمان کا نمونہ نہیں دکھایا۔ ہم اس لئے یہاں جمع نہیں ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچا لیا بلکہ اس لئے جمع ہوئے ہیں تا اس بات کا اظہار کریں کہ یہ

معجزانہ کلام

جو خاص شان رکھتا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا اور انہیں کے ذریعہ سے پورا ہوا۔ اور ہم اس کے زندہ گواہ ہیں۔ پس جہاں بھی یہ عید منائی جاتی ہے گویا وہاں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ابراہیمی نسل حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ذریعہ نہیں پھیلی بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پھیلی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ہمارا یہ دعوےٰ غلط ہے۔ یہ پیشگوئی بنو اسحٰق کے حق میں حضرت مسیح کے ذریعہ سے پوری ہوئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ درست ہوتا تو بنو اسحٰق اس واقعہ کی یاد میں کوئی عید مناتے مگر ایسا نہیں ہے۔ صرف مسلمان ہی اس گزشتہ واقعہ کی یاد کو تازہ رکھتے ہیں اور اس طرح اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے ذریعہ سے ابراہیمی نسل پھیلی ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کہ مسیح علیہ السلام نے اس عہد کو قائم کیا ہے اور اب ساری دنیا کے مسلمان یہ عید مناتے ہیں نہ کہ مسیحی یا یہودی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عید الاضحیہ عربوں میں منائی جاتی تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے پر اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اسے عالمگیر بنا دیا اسلئے کہ پہلے صرف عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کے بعد آپ پر ایمان لانے والے سب لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں شامل ہو گئے اور پیشگوئی پورا ہونے کا وقت آگیا۔ پھر جہاں ہم یہ عید منا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک ثبوت بہم پہنچاتے ہیں وہاں یہ عید اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ ہم تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو اور بھی بڑھائیں جتنی جتنی ہم تبلیغ کریں گے اور جتنے جتنے مقامات پر اسلام پھیلے گا اتنے ہی شاندار طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھی ابراہیم کہا گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جہاں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی نسل میں بھی اسمٰعیلی ہجرت کا نمونہ ملے گا وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ اور بھی شان دار طور پر پوری ہوگی۔ خدا تعالیٰ آپ سے اور آپ کی قوم سے تبلیغ کا کام لے گا اور تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو دنیا میں پھیلائے گا۔ پس جب ہم اس عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اس لئے جمع ہوتے ہیں تا اس نشان کا اظہار ہو اور ہم

نئی روح کے ساتھ

اُٹھیں اور کوشش کریں کہ ابراہیمی نسل اور بھی پھیلے۔ تا وہ نشان پہلے سے دُگنا تگنا بلکہ ہزار گنا زیادہ شان سے ظاہر ہو اور ہم یہ کوشش کریں کہ اس جہان میں سوائے ابراہیمی نسل کے اور کوئی باقی نہ رہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں مختلف مقامات پر جماعتہائے احمدیہ کے جلسے

ساہیوال

۱۸ فروری بعد نماز مغرب مسجد مبارک ساہیوال میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم امیر صاحب ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے ادا فرمائے۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم ماسٹر محمد لطیف صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک نظم پڑھکر سنائی۔ ازاں بعد محترم صدر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کیا اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں محترم پروفیسر محمد طفیل صاحب نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے موضوع پر تیس منٹ تک تقریر کی۔ پھر خاکسار نے "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تک تقریر کی اور آخر پر محترم مرزا عبد السمیع صاحب نے "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(لطیف احمد شاہد مربی)

جہلم

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ نیا محلہ جہلم میں زیر صدارت مکرم مولوی عبد الکریم صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ جہلم پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر خاکسار نے اور مکرم امیر صاحب نے روشنی ڈالی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے جلسہ انجام پذیر ہوا۔ حاضری خاصی تھی

امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم

سانگلہ ہل

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ کو بصدارت چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ڈاکٹر چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نے کی۔ صوفی سمیع اللہ صاحب، خواجہ عبد الرشید صاحب، میاں قدرت اللہ اور حکیم محمد طفیل نسیم صاحب نے نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔

محمد نسیم صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ تین کو چار کرنے والے حصہ کی وضاحت فرمائی۔ چوہدری محمد داؤد صاحب قائد خدام الاحمدیہ شیخوپورہ نے پیشگوئی کی وضاحت شرح و بسط سے کی اور موثر انداز میں تقریر کرکے پیشگوئی کو سامعین کے ذہن نشین کر دیا۔ اسکے بعد حکیم برکت اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد معمور کے سیاسی کارناموں کی مختصر الفاظ میں وضاحت کی۔

آخر میں صاحب صدر نے بھی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

خوشاب

مورخہ ۳۰ فروری بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم خان عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت۔ بشیر ثانی اور محمود (مصلح موعود) ان کے نام ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مصلح موعود کی پیدائش کا اعلان وغیرہ پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد حافظ مظفر احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ معاً بعد عبد العزیز خان صاحب نے حضرت مصلح موعود کے چند ایک کارناموں (تحریک جدید، وقف جدید، غیر ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قائم ہونا، مساجد کی تعمیر وغیرہ) پر روشنی ڈالی۔ سب سے آخر میں صاحب صدر نے اخبار سے حضرت مصلح موعود کی چند ایک تقاریر کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اسکے علاوہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور خلیفہ وقت کی اطاعت وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چک ۳۱۲ ج ب

مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بعد نماز عشاء مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ موسم کی خرابی کے باوجود مرد عورتیں بچے شامل ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی خاکسار کے زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد چوہدری نصیر احمد صاحب رانجھا اور چوہدری محمد اقبال صاحب رانجھا اور چوہدری محمد حسین صاحب باجرہ نے تقاریر میں اور پیشگوئی مصلح موعود پر مختلف پہلو سے روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" روشنی ڈالی۔ یہ بابرکت اجلاس بعد دعا ختم ہوا۔

محمد آلین شاہ معلم
حلقہ کھتووالی

سمبڑیال

تلاوت و نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ خواجہ عبد المومن صاحب نے تقریر فرمائی۔ ان کے بعد امیر صاحب مقامی خواجہ محمد امین صاحب نے حضور کی مذہبی تحریکات کے علاوہ سیاسی تحریکات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خواجہ محمد امین صاحب نے دعا کرائی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ

چک ۶/۱۱-۱۱

آج مورخہ ۱۸/۲/۶۸ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال نے ادا فرمائے۔ خاکسار سید اعجاز مبارک نے تلاوت قرآن پاک کی۔ چوہدری بشیر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور ازاں بعد لطیف احمد صاحب مربی ساہیوال نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔ محترم صدر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں سیرت محمدی کے دو واقعات بیان فرمائے اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ (رحمت بی بی اہلیہ چوہدری عطا محمد کلو سوہلوی) مورخہ ۱۵/۲/۶۸ بروز جمعرات بوقت ۹-۱۵ بجے شب بمقام چک ۳۱ ج ب بھوانہ ضلع لائلپور میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات ان کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ مرحومہ بنایت نیک۔ تہجد گزار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ہم پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

شریف احمد کلو سوہلوی
کارکن نظارت بیت المال ربوہ

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز ممنون مسعود بوجہ دستوں کے بیمار ہے اور بہت کمزور ہے احباب کامل صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرماویں

ناصر پرویز دارالیمن ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد خریدنے کیلئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کھی سان میں امریکی دفاعی نظام تباہ

سائگون ۱۹ مارچ۔ جنوبی ویٹ نام کے قومی محاذ آزادی نے دعویٰ کیا ہے کہ چھاپہ ماروں نے کھی سان میں امریکہ کے دفاعی نظام کو تباہ کر دیا ہے۔ امریکی دفاعی لائن جگہ جگہ سے توڑ دی گئی ہے اور لڑائی اب امریکی فوجی اڈہ کے اندر ہو رہی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ ۱۲ گھنٹوں میں چھاپہ ماروں نے فوجی اہمیت کی جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان کے نتیجہ میں امریکی توپ خانہ بے کار ہو گیا ہے اور لڑائی اس مقام پر پہنچ گئی ہے کہ امریکی توپوں کے گولے خود اپنے فوجیوں کے تباہی پیدا کر رہے ہیں۔

ریڈیو پیکنگ نے محاذ کا جو اعلامیہ نشر کیا ہے اس میں مزید کہا گیا ہے کہ چھاپہ مار بڑی خوبصورتی سے رینگتے ہوئے اپنے مورچوں سے اور ٹیڑھی میڑھی سرنگوں سے ہوتے ہوئے کئی مقامات پر فوجی اڈہ کے اندر داخل ہو گئے ان پر زبردست جوابی حملہ کیا گیا۔ اور ایک جگہ چھاپہ ماروں کو اپنے مورچوں پر واپس آنا پڑا لیکن ان کا یہ سہ طرفہ عملہ مجموعی طور پر کامیاب رہا۔ ادھر سائگون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کھی سان پر چھاپہ ماروں کا بڑا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے اور فوجی اڈہ کے اندر ویٹ کانگ گوریلوں کی ۶۶ لاشیں ملی ہیں۔ ایک ترجمان نے بتایا کہ جو چھاپہ مار اڈہ کے اندر داخل ہو گئے تھے ان کا صفایا کر دیا گیا۔ لیکن انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کھی سان میں دشمن کی فوج امریکی فوجوں سے تین گنا زیادہ ہے۔ اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

سائگون کے قریب پچاس امریکی ہلاک

سائگون ۱۹ مارچ۔ بعد کی اطلاع کے مطابق سائگون کے ۹ میل شمالی میں کل رات کے آخری حصہ میں چھاپہ ماروں اور امریکی فوجوں میں زبردست جنگ ہوئی جس میں پچاس امریکی مارے گئے۔ اور ۱۸ زخمی ہو گئے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر کھی سان میں قریباً ایک ہزار کے لگ بھگ افراد ہلاک ہو چکے ہیں یہ افواہیں بھی پھیلی ہوئی ہیں کہ شمالی ویٹ نام کھی سان کے امریکی فوجی اڈے کے جنوب میں کوئی دو میل کے فاصلہ پر بھاری تعداد میں ٹینک جمع کر رہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کھی سان پر عام حملہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ سائگون میں امریکی فوجی حلقوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ حالات میں اگر کھی سان پر کاری ضرب لگائی گئی تو موجودہ امریکی فوج کو بدترین صورت پیش آ سکتی ہے

اسرائیل سے بات چیت کرنے سے انکار

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ عرب ممالک نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ادتھان سے کہا ہے کہ وہ بین الاقوامی ادارہ کے ذریعے اسرائیل سے اس وقت بات چیت پر رضامند ہوں گے جب اسرائیل سرکاری طور پر اقوام متحدہ کی اس قرارداد کو منظور کرنے کا اعلان کرے جس کے تحت ڈاکٹر جارنگ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف عرب ممالک نے ادتھان کو جو مراسلہ دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل وقت گزاری کے لئے بات چیت پر رضامندی کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن اس نے عرب علاقوں کو ختم کرنے کا جو اقدام کیا ہے اس سے اس کی نیت کا پتہ چل جاتا ہے اور موجودہ حالات میں اس سے بات چیت نہیں کی جا سکتی۔ دریں اثناء عرب ممالک میں مقبوضہ عرب علاقوں کو اسرائیل میں ضم کرنے کے اعلان سے اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور اعلیٰ سطح پر اس بارے میں صلاح و مشورہ جاری ہے کہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کیا اقدامات کئے جائیں۔

کہا جاتا ہے کہ الجزائر کے سربراہ کرنل بومدین نے مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود ریاض سے کہا ہے کہ عرب ممالک بات چیت کے ذریعہ تصفیہ کی جو کوششیں کر رہے ہیں ان سے اسرائیل کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور مقبوضہ عرب علاقوں پر اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ کرنل بومدین کی رائے میں مقبوضہ علاقوں کو واپس لینے کے لئے جنگ کے سوا دوسرا راستہ نہیں ہے اور اس طرح ان طاقتوں کے خلوص کو آزمایا جا سکتا ہے۔ جو عرب مفادات کی حمایت کا دعویٰ کر رہی ہیں سوڈان نے بھی یہی مؤقف اختیار کیا ہے اور اس سلسلہ میں عرب جمہوریہ اور جنگ میں شامل دوسرے عرب ممالک سے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

کینیا سے مسلمانوں کو پاکستان آنے کی اجازت

راولپنڈی ۱۹ مارچ۔ حکومت پاکستان کینیا میں آباد بھارتی اور پاکستانی نژاد ایشیائی باشندوں کے ترک وطن کرنے کے سوال پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔ اور خیال ہے کہ ان باشندوں کو پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کینیا کے ایشیائی باشندوں کے بارے میں کل کسی وقت اعلان کر دیا جائے جائے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کینیا میں آباد ایشیائی باشندوں فریباً چالیس فی صد بھارت اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے مسلمان خاندان شامل ہیں۔ جن کی تعداد چھ سات سو تک ہے۔ دریں اثناء مقامی حلقوں میں برطانیہ کے اس فیصلے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا جا رہا ہے جس کے مطابق اس نے کینیا کے برطانوی پاسپورٹ رکھنے والے بھارتی اور پاکستانی باشندوں کے داخلہ پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ ان حلقوں نے حکومت برطانیہ کے اس اقدام کو انصاف اور تمام اخلاقی قدروں کے منافی قرار دیتے ہوئے ان جذبات کا اظہار کیا ہے کہ یہ برطانیہ کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ کم از کم کینیا میں مقیم ان ایشیائی باشندوں کو جنہوں نے ۱۹۶۳ء میں برطانوی شہریت اختیار کر لی تھی اور ان کے پاس برطانوی پاسپورٹ ہیں انہیں برطانیہ میں آباد ہونے کی اجازت دے

اعلانات دارالقضاء ربوہ !

(۱) مکرم مستری کریم الدین صاحب ولد مکرم مستری احمد دین صاحب ساکن دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مستری احمد دین صاحب مرحوم ولد عبدالغنی صاحب مرحوم سابق سکونت شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور کو محلہ دارالیمن ربوہ میں پلاٹ نمبر ۱۱ بلاک نمبر ۱ رقبہ دس مرلے بطور عطیہ ملا تھا۔ والد صاحب مرحوم ۱۹۵۲ء میں وفات پا گئے تھے میں نابالغ ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کر سکا۔ اب بالغ ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ یہ اراضی میرے نام منتقل کی جائے۔ میری بڑی ہمشیرگان مسماۃ صابرہ بی بی صاحبہ اور محمودہ بی بی صاحبہ میرے نام منتقل ہونے کے حق میں ہیں۔ اس کے ساتھ ان دونوں بہنوں کی رضامندی کی تحریریں بھی بھیجی ہیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم چوہدری فتح علی صاحب ولد چوہدری حسن محمد صاحب آف چک نمبر ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ چوہدری فتح علی صاحب موصوف کے نام قطعہ نمبر ۱۵ بلاک ۹ رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ الاٹ ہے چوہدری فتح علی صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ یہ پلاٹ مبشر احمد پسر چوہدری فتح علی صاحب مرحوم کے نام منتقل کر دیا جائے۔

(۱) مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری فتح علی صاحب مرحوم (۲) محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری فتح علی صاحب مرحوم (۳) محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ دختر چوہدری فتح علی صاحب مرحوم ساکن چک نمبر ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا۔

اس درخواست پر مکرم چوہدری فتح خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۷۸ جنوبی اور مکرم چوہدری حاتم علی صاحب سیکرٹری تحریک جدید چک مذکور کی تصدیق درج ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

ضروری اعلان !

فروری ۱۹۶۸ کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر خدا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

برادرم خان محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ گوجرانوالہ میں بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت بخشے۔ آمین۔ (محمد انور خان عابد ربوہ)

آپ کی دوائی

اکسیر اچھارہ

بڑی کامیاب اور مقبول ہوئی ہے!

یہ خوشگوار تجربہ جناب محمد خان صاحب راجپوت جمیس آباد ضلع تھرپارکر کا ہے۔

شقل، ریسیم، کے اچھارہ کے لئے چھری اور ڈرکار کھو لینے کی بجائے "اکسیر اچھارہ" سے جانوروں کا علاج کریں فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فی صدی کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵۰) بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

جس قوم کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں وہ کبھی نہیں مرتی

وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرۃ ۱۵۵) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو اس لئے زندہ کہا گیا ہے کہ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جو لوگ مارے جائیں اور ان کا بدلہ لے لیا جائے۔ اُن کے لئے تو وہ اَحْيَاء کا لفظ استعمال کرتے تھے اور ان کو زندہ کہتے تھے لیکن جن مقتولوں کا بدلہ نہ لیا جائے وہ انہیں اَمْوَات یعنی مُردے کہا کرتے تھے ... ... غرض جس مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اہل عرب کے محاورہ کے مطابق وہ زندہ ہوتا ہے اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو مسلمان شہید ہو گئے ہیں تم انہیں مُردہ مت کہو وہ خدا تعالیٰ کے زندہ سپاہی ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا ضرور بدلہ لے گا۔ چنانچہ اگر ایک صحابی رضؓ مارا گیا تو اس کے مقابلہ پر مشرکوں کے پانچ پانچ آدمی مارے گئے۔ اور ہر جنگ میں کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہلاک ہوئے۔ سوائے جنگِ احد کے کہ اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے تھے مگر ان کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگوں میں لے لیا۔

دوسرے معنے محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ جس شخص کا کام جاری رکھنے والے لوگ پیچھے باقی ہوں اس کی نسبت بھی کہتے ہیں مَامَاتَ کہ وہ مرا نہیں۔ اور مردہ اسے کہتے ہیں جو مرے اور اس کا کوئی اچھا اور نیک قائم مقام نہ ہو۔ چنانچہ عبدالملک بادشاہ نے زہری کے ایک مدرسے کا معائنہ کیا تو اس مدرسہ کے طلباء میں اصمعی بھی تھے جو بہت بڑے مشہور نحوی گزرے ہیں۔ بادشاہ نے اصمعی کا امتحان لیا اور اس سے کوئی سوال پوچھا تو اصمعی نے اس کا نہایت معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اس کا جواب سن کر خوش ہو کر زہری سے کہا کہ مَامَاتَ مَنْ خَلَفَ مِثْلَكَ کہ وہ شخص نہیں مرا جس نے ایسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ تُو نے چھوڑے ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ لوگ مُردہ نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ جس کام کے لئے انہوں نے جان دی ہے اُس کے چلانے والے لوگ موجود ہیں اور ایک کے مرنے پر دو اس کی جگہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ان کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مردہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اچھے قائم مقام پیدا کر دیئے ہیں اور یہ لوگ اپنی تعداد میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں مردہ تو وہ ہوتا ہے جس کا بعد میں کوئی اچھا قائم مقام نہ ہو مگر ان کے تو بہت سے قائم مقام پیدا ہو گئے ہیں اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا کہ ہم ان میں سے ایک ایک کی جگہ کئی کئی قائم مقام پیدا کرتے چلے جائیں گے اور وہ قوم کبھی نہیں مرتی جس کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں۔ جو قوم اپنے قائم مقام پیدا کرتی چلی جاتی ہے وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ پس فرماتا ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مسلمان مارے گئے ہیں مسلمان مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اگر جنگ بدر میں کچھ مسلمان مارے گئے تو احد میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے۔ احد میں کچھ تکلیف پہنچی اور کچھ مسلمان مارے گئے تو غزوۂ خندق میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے۔ اور غزوۂ خندق کے مقابلہ میں فتح مکہ کے موقع پر زیادہ لوگ آئے۔ اور اگر فتح مکہ کے موقع پر ان کو کچھ نقصان پہنچا تو جنگ تبوک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کہیں زیادہ تعداد لے گئے۔ غرض ہر قدم پر پہلے سے زیادہ قربانی کرنے والے لوگ ان میں موجود ہوتے تھے۔ اور جو قوم قربانی کے اس مقام پر پہنچ جاتی ہے اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا اور ایسی قوم وہی ہوتی ہے جسے خدا تعالیٰ خود کھڑا کرتا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ)

نوٹ: ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

واقفین عارضی کے متعلق ایک ضروری نوٹ

"بعض واقفین عارضی نے لکھا ہے کہ ایک دو جماعتوں نے واقفین عارضی کو واپس بھجوا دیا ہے کہ آپ ان پڑھ ہیں اس لئے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے چنانچہ بعض دفعہ واقفِ عارضی مایوس اور بددل ہو کر واپس آ گئے۔ حالانکہ اگر ایسے واقفین جماعت کو کوئی واضح فائدہ نہیں پہنچا سکتے تاہم ان کی اپنی اصلاح تو ہو جاتی ہے انہیں دعائیں کرنے اور احباب جماعت سے متعارف ہونے کا موقع میسر آتا ہے اور یہ مقاصد بھی تحریک وقف عارضی کا حصہ ہیں پھر یہ کون جانتا ہے کہ ان پڑھ واقفِ عارضی کی دعا اور نیک صحبت سے کتنا روحانی فائدہ جماعت کے افراد کو پہنچ سکتا ہے

پس عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ واقفین وقف عارضی کے پروگرام میں مخل نہ ہوں اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں تاکہ اس بابرکت تحریک کے مقاصد عالیہ بسرعت پورے ہوں۔"

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ۔ پاکستان)

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت لفٹننٹ کرنل محمود احمد صاحب (ریٹائرڈ) کراچی کا نکاح ہمراہ ناصر احمد صاحب ابن چوہدری ننھے خان صاحب آف ریاست خیرپور مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۴ جنوری بروز اتوار مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(محفوظ الرحمٰن۔ ربوہ)

دانانگ کے فوجی اڈہ پر چھاپہ ماروں کی شدید گولہ باری

متعدد امریکی ہیلی کوپٹر تباہ ہو گئے

سائیگون ۵ مارچ۔ جنوبی ویت نام کے بارہ اہم فوجی اڈوں پر کل چھاپہ ماروں نے راکٹوں اور مارٹر توپوں سے زبردست حملے کئے۔ انہوں نے امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈہ دانانگ کو بھی نشانہ بنایا۔ بہت سے ہیلی کوپٹروں کو تباہ کر دیا اور سائیگون سے ۶ میل شمال میں ہنال کے تیل کے ذخائر پر راکٹ برسائے۔ جس سے بہت سے مقامات پر آگ بھڑک اٹھی۔ یہ آگ نصف شب کے قریب لگی اور سر توڑ کوشش کے باوجود صبح تک اس پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ ادھر کھے سان کے محصور امریکی اڈے پر چھاپہ ماروں کا دباؤ ہر لمحہ بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے امریکیوں کی دفاعی لائن کو کئی جگہ سے توڑ دیا ہے اور اب وہ اڈے سے صرف ۱۲۰ گز دور رہ گئے ہیں۔ امریکی طیارے چھاپہ ماروں پر دن رات بمباری کر رہے ہیں لیکن وہ ان کی پیش قدمی روکنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

ایک امریکی ترجمان نے بتایا کہ چھاپہ ماروں نے رات گئے دانانگ کے اڈے پر ۱۲۲ ملی میٹر کے راکٹ برسائے جس سے متعدد ہیلی کوپٹر تباہ ہو گئے۔ اور اڈے کی دوسری تنصیبات کو بھی نقصان پہنچا۔ راکٹوں سے ایک ہسپتال کو بھی شدید نقصان پہنچا اور چودہ مریض زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی فوج کے فرسٹ کیولری ڈویژن کے ہیڈکوارٹر آن کھی پر چھاپہ ماروں نے صبح راکٹوں سے حملہ کیا۔

ایک خانسامہ اور ایک خادمہ کی ضرورت

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ ربوہ)

مجھے کراچی میں اپنے ایک عزیز کے لئے ایک دیانتدار محنتی خانسامہ اور ایک خادمہ کی ضرورت ہے خانسامہ کو علاوہ کھانے کے ۵۰ روپے اور خادمہ کو علاوہ کھانے کے ۳۰ روپے ماہوار دیئے جائیں گے خادمہ اگر نیچہ عمر کی ہو اور بچوں کی ذمہ دار کما اس پر نہ ہو تو بہتر ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴